ابوسعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

تقریر

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

مکرم نواب مودود احمد خان صاحب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:
اَلتَّآىِٕبُوۡنَ الۡعٰبِدُوۡنَ الۡحٰمِدُوۡنَ السَّآىِٕحُوۡنَ الرّٰکِعُوۡنَ السّٰجِدُوۡنَ الۡاٰمِرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَالنَّاہُوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَالۡحٰفِظُوۡنَ لِحُدُوۡدِ اللّٰہِ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (التوبہ:112)
یعنی توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، (اللہ کو) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بُری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے (سب سچے مومن ہیں) اور تُو مومنوں کو بشارت دے دے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے سیرت ”مکرم نواب مودود احمد خان صاحب“

مکرم نواب مودود احمد خان صاحب 12 اپریل 1941ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب اور مکرمہ سیّدہ طیبہ بیگم صاحبہ کے صاحبزادے، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے پوتے اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ کے نواسے تھے۔ آپ میں تین معزز خاندانوں کا خون شامل تھا اور اُن سب کی خوبیوں اور نیک روایات کے آپ امین تھے۔
ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی لاہور سے قانون کی تعلیم حاصل کی۔
ابتدائی پریکٹس کے بعد ایک مشہور انٹرنیشنل لاء فرم Orr, Dignam & Co. سے منسلک ہوگئے اور تقریباً 52 سال اسی فرم کے ساتھ منسلک رہے۔ کارپوریٹنگ قوانین کے بڑے ماہر تھے۔ پاکستان کارپوریٹنگ کے کئی قوانین بھی آپ نے مرتب کئے۔
سامعین! بڑی بڑی کمپنیوں کی طرف سے آپ کو ڈائریکٹر شپ کی پیشکش ہوتی رہی لیکن آپ انکار کر دیتے اور کہتے تھے کہ ایسے عہدوں میں انسان کچھ نہ بھی کر رہا ہو تو دوسروں کی وجہ سے ہی بدعنوانیوں کے الزامات لگ جاتے ہیں اور اس طرح یہ چیز جماعت کی بدنامی کا باعث بن سکتی ہے اس لیے مَیں ان سے بچتا ہوں۔
آپ کی شادی مکرمہ امۃ المؤمن صاحبہ بنت ملک عمر علی صاحب مرحوم آف ملتان سے ہوئی جو کہ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹے مکرم ظفر مامون احمد خان صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ مدیحہ عنبر صاحبہ زوجہ مکرم نصرؔ من اللہ یحیٰی احمد خان سے نوازا۔
آپ کی اہلیہ آپ کے بارے میں بیان کرتی ہیں کہ
”بڑی سادہ طبیعت، خوش اخلاق، ہمدرد، منکسرُ المزاج اور شفقت کرنے والے تھے۔ جن سے بھی آپ کا تعلق رہا ہے ایسا ہی تھا کہ ہر کوئی یہ کہتا تھا کہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم سے سالہاسال کا تعلق ہے۔ چاہے وہ جماعت کا چھوٹے سے چھوٹا کارکن ہو یا سینئر ممبر ہو۔ کوئی ایک پہلو بھی ایسا نہیں جس میں کسی بھی لحاظ سے مَیں نے بحیثیت شوہر یا بحیثیت باپ ان میں کمی دیکھی ہو۔ آئیڈیل شوہر تھے، آئیڈیل باپ تھے، آئیڈیل شخص تھے اور ہر شخص آپ سے بڑا متاثر ہوتا تھا۔“
آپ کے بیٹے مکرم ظفر مامون احمد خان صاحب بیان کرتے ہیں:
”آئیڈیل باپ تھے۔ بچپن سے ہی ہمیں نماز کی عادت ڈالی۔ بہت چھوٹی عمر سے ہی مجھے اپنے ساتھ نماز فجر پر لے جایا کرتے تھے اور بڑوں کی عزت اور خدمت کی تلقین بھی کیا کرتے تھے اور ہم دونوں بہن بھائیوں پر ان کی نماز کی پابندی کا اور دوسری مالی قربانی کا بڑا اثر ہے۔ مالی قربانی میں بھی صف اول میں تھے۔ جب ہم ربوہ جاتے تھے تو بہشتی مقبرہ میں لے جاتے تھے اور بزرگوں کی قبروں پر اور صحابہؓ کی قبروں پر لے جا کے ہمیں ان کے بارے میں تعارف بھی کروایا کرتے تھے۔“

سامعین! محترم نواب مودود احمد خان صاحب نے 1970ء کی دہائی کے آوائل میں کراچی میں سکونت اختیار فرمائی اور تادمِ آخر یہیں رہائش پذیر رہے۔ اس طویل عرصہ کے دوران آپ کو کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ اکتوبر 1996ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعت احمدیہ کراچی کا امیر مقرر فرمایا اور زندگی کی آخری سانس تک آپ اس منصب پر فائز رہے۔ بطور امیر ضلع کراچی آپ کی خدمات کا عرصہ تقریباً 23 سال پر محیط ہے۔ آپ کو بطور ممبر صدر انجمن احمدیہ، ممبر مجلس تحریک جدید، ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن، ڈائریکٹر ناصر فاؤنڈیشن، ڈائریکٹر طاہر فاؤنڈیشن، ممبر منصوبہ بندی کمیٹی خدمت کا موقع ملا۔

مشکل جماعتی حالات میں آپ نے سندھ میں بہت کام کیا۔ خاص طور پر سندھ کے اسیران اور شہداء کی فیمیلیز کی بہت خدمت کی۔ کراچی کی جماعت کے لئے ایک شفیق باپ کی حیثیت رکھتے تھے۔ ہر ایک سے ذاتی رابطہ تھا۔ لوگوں کی بات کو توجہ سے سنتے اور مشورہ دیتے۔ جماعتی کاموں کو بہت وقت دیتے، ہر ایک کے ساتھ نہایت شفقت سے پیش آتے۔

آپ پُروقار، ہر دلعزیز شخصیت کے مالک، وسیعُ العلم، نہایت شفیق اور نرم خو، بے حد مخلص اور عفو و درگزر کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ ذاتی اور جماعتی عہدیدار ہر دو حیثیتوں سے غریب پرور، مہمان نواز، بہت مالی قربانی کرنے والے، ضرورت مندوں کی خبر گیری کرنے والے، جماعتی معاملات میں انتہائی فکرمند، متحمّل و منصف مزاج، معاملہ فہم، صائبُ الرائے، مدبّرانہ سوچ کے مالک، لوگوں کے احساسات اور حفظِ مراتب کا خیال رکھنے والے، بے شمار خوبیوں کے مالک ایک نافعُ الناس وجود تھے۔ آپ کا حلقہ احباب نہایت وسیع تھا۔ جماعتی ذمہ داریوں کو ادا کرنے اور روزانہ رات دیر تک دفتر میں بیٹھ کر کئی گھنٹے اپنے جماعتی مفوّضہ امور سرانجام دیتے تھے۔ اپنے دفتر سے سیدھے جماعت کے دفتر میں آتے تھے اور پھر رات دس بجے تک بیٹھتے تھے۔ پھر جماعت کے بچوں اور نوجوانوں کو حصولِ تعلیم کے لیے راغب کرنے کی بہت کوشش کرتے تھے۔ بحیثیت امیر آپ ہر شعبہ کے سیکرٹری سے نیز صدران حلقہ جات سے ذاتی رابطہ رکھتے تھے اور گاہے بگاہے ان کے شعبہ جات کے کاموں میں ان کی رہنمائی کیا کرتے تھے۔ آپ کا جماعتی لٹریچر اور تاریخ و سیرت کا گہرا مطالعہ تھا اور اپنی گفتگو میں اس کا استعمال بھی کیا کرتے تھے۔ آپ کی تمام عمر محنت، اخلاص و وفا اور شفقت و محبت سے عبارت ہے۔ آپ خلافتِ احمدیہ کے سلطانِ نصیر تھے۔

سامعین! آپ عبادات بجالانے والے نیک وجود تھے۔ خاص طور پر احترام رمضان کا بہت خیال تھا۔ اس مہینے میں کبھی کہیں جانے کا یا سفر کا پروگرام نہیں بناتے تھے تاکہ رمضان کا جو احترام ہے وہ قائم رہے۔ خلافت کے ساتھ آپ کا بے حد اخلاص، اطاعت، احترام، محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں اور دوسرے بچوں کو بھی تلقین کرتے کہ ہفتے میں ایک بار تم نے ضرور خلیفہ وقت کو اپنے حالات بتانے کا خط لکھنا ہے اور فیکس کرنی ہے اور اس تعلق کو بڑھانا ہے۔ جماعت کے لیے مالی قربانی کا جذبہ بھی کُوٹ کُوٹ کر بھرا تھا۔ آپ اپنے گھر والوں کو کہتے تھے کہ گھر کا خرچ کم کرو اور جماعت کے لیے قربانی زیادہ کرو۔ آپ معمورُ الاوقات شخصیت تھے اور اللہ تعالیٰ نے رزق کی فراوانی بھی عطا کر رکھی۔ آپ میٹنگز کے مواقع پر عموماً ہوائی سفر ہی کیا کرتے تھے۔ سفر کے اخراجات ہمیشہ اپنی جیب سے ادا کرتے تھے۔

آپ بہت ہی متحمل مزاج اور بُردبار شخصیت کے حامل تھے۔ عجز و انکسار آپ کی شخصیت کا نمایاں وصف تھا۔ ایک مرتبہ کسی پروگرام میں آپ کا نام نواب مودود احمد خان لکھا گیا تو انہوں نے اپنی قلم سے نواب کا لفظ کاٹ دیا۔ ہر امیر و غریب، چھوٹے اور بڑے کو حتّی الوسع اپنی کرسی سے اُٹھ کر ملتے، توجہ سے بات سنتے اور اپنے صائب مشوروں اور ہدایات سے راہنمائی فرماتے۔ خلافت سے اخلاص و وفا کے ساتھ گہری وابستگی اور اطاعت خلافت میں بہترین نمونہ تھے اور جماعتی میٹنگز، اجلاسات نیز حلقہ جات کے دوروں کے دوران خاص طور پر احباب جماعت کو خلافت سے وابستگی اور خلافت کی اطاعت کی اہمیت کی یاد دہانی کرواتے رہتے۔ صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگانِ سلسلہ کا ذکر آجائے تو اُن کی روایات اور خدمات کی قدردانی آپ کی زبان سے روانی کے ساتھ جاری ہو جاتی تھی۔ آپ کا شمار اُن معدودے چند بزرگان میں ہوتا ہے جنہوں نے صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعتی بزرگان کی نیک روایات کا تذکرہ اپنی محافل میں جاری رکھنے کا بیڑہ اُٹھا رکھا تھا۔ گویا آپ کے دل میں تڑپ تھی کہ تبع تابعین اور اُن کی اگلی نسلیں صحابہؓ کی روایات اور اقدار کی امین بنیں۔ یہ تبھی ممکن ہوتا ہے جب آپ روایاتِ صحابہؓ سے شناسا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات باقاعدگی سے سننے کی تلقین فرمایا کرتے۔ خود بھی باقاعدگی سے خطبات وغیرہ سننے کی عادت تھی۔ مرکزی نمائندگان اور مہمانان کا بہت احترام کرتے اور اپنی ذاتی نگرانی میں ان کی مہمان نوازی کا اہتمام فرماتے۔ مربیان کرام کا خود بھی بے حد احترام کرتے اور عہدیداران جماعت کو بھی اس طرف توجہ دلاتے رہتے۔ احباب جماعت سے ذاتی واقفیت پیدا کرنا اور ان سے ذاتی تعلق قائم کرنا آپ کا ایک نمایاں وصف تھا۔ آپ کبھی کسی کے خلاف بات نہیں سنتے تھے۔ چغل خوری کے بھی بہت زیادہ خلاف تھے۔ آپ کو اُس وقت بہت ناگوار گزرتا جب کوئی عہدیدار کسی دوسرے کی شکایت لگاتا۔ وہ شکایت سن تو لیتے مگر بات کو آگے نہ بڑھاتے۔ اسی طرح آپ کو بہت گراں گزرتا جب یہ دیکھتے کہ دو عہدیدار آپس میں الجھ پڑے ہیں یا کوئی تلخ کلامی ہوئی ہے۔ آپ خود نفیس طبیعت کے مالک تھے اور

دوسروں سے بھی یہی توقع کرتے۔ آپ سے جو ملنے آتا اس کو ضرور وقت دیتے۔ اکثر بات سننے علیحدہ چلے جاتے اور جب تک سائل بات کرتا رہتا آپ سنتے رہتے۔ ایک نصیحت جو آپ اکثر کیا کرتے تھے وہ یہ تھی کہ زندگی میں کسی سے امید نہ لگانا جو کرنا ہے اپنی طاقت سے کرو تا کہ بعد میں کسی سے شکوہ نہ پیدا ہو۔ کسی نے ایک مرتبہ آپ سے کہا کہ آپ ضرورت سے زیادہ نرمی سے پیش آتے ہیں۔ تھوڑی سختی بھی کیا کریں۔ بعض کاموں میں سختی کرنی پڑتی ہے تو اس پر آپ نے جواب دیا کہ آپ ایک والنٹیئر پر کس طرح سختی کر سکتے ہیں، جو اپنا وقت نکال کر خدمت کے لیے آیا ہے۔ کراچی جماعت کے خدام جب خراب حالات کی وجہ سے ڈیوٹیاں دیتے تھے تو آپ بڑے پیار سے اُن سے کام لیتے تھے۔ خدام جو آپ کے ساتھ سیکیورٹی کی ڈیوٹی پر جاتے تھے آپ ان کا خیال رکھتے۔ اپنے گھر پہنچ کر کہتے کہ مجھے اپنے گھر جا کر فون پہ اطلاع دینا کہ خیریت سے پہنچ گئے ہو۔ اگر کسی قائد یا خادم کے پاس اپنی سواری نہ ہوتی تو اُسے اپنی کار دیتے کہ یہ گھر لے جاؤ تاکہ حفاظت سے گھر پہنچ جاؤ۔

سامعین! مجھے بحیثیت نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ اور قائد تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان کراچی جماعت کے متعدد تربیتی دورے کرنے کی توفیق ملی۔ چونکہ خاکسار کی رہائش کا انتظام جماعتی گیسٹ ہاؤس میں ہوتا جہاں مکرم امیر صاحب کا دفتر ہے۔ اِس لئے روزانہ ہی آپ سے ملاقات ہو جاتی۔ آپ روزانہ شام کو اپنے دفتر آتے۔ ایک دفعہ خاکسار نے کراچی میں ڈشز لگوانے میں مشکلات کا ذکر ہوا۔ خاکسار نے ایک حل پیش کیا جو آپ کو بہت پسند آیا آپ نے فوراً سیکرٹری اصلاح وارشاد کو تعمیل کی ہدایت جاری فرمائی تا احباب حضور انور کے خطبہ جمعہ سے محروم نہ رہیں۔ اِسی طرح مجھے بتایا گیا کہ مکرم امیر صاحب فجر کی نماز پر اپنے گھر سے اکثر پیدل آتے ہیں۔ مَیں نے جب گھر کی مسجد سے مسافت پوچھی تو وہ اچھی خاصی تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ آمین

سامعین! آپ 14 جولائی 2019ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 78 سال تھی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ کی اندرونی چار دیوری میں ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نماز جنازہ غائب مورخہ 19 جولائی 2019ء کو لندن میں پڑھائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے بعد آپ کے اوصاف کا بڑی تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے آخر میں فرمایا:

”خلافت سے پہلے میرا اُن سے کافی احترام کا جو رشتہ تھا وہ تو قائم تھا ہی لیکن میرے خلیفۃ المسیح منتخب ہونے کے بعد انہوں نے انتہائی عاجزی سے بلکہ جب مَیں ناظرِ اعلیٰ ہوا ہوں، حضرت خلیفہ رابعؒ نے مقرر کیا تو اُس وقت بھی بڑی عاجزی سے انہوں نے نظام کا احترام کرتے ہوئے میری عزت کی اور ہر طرح سے انہوں نے وفا اور عزت کا سلوک کیا۔ اللہ تعالیٰ اِن سے مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جولائی 2019ء)

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡